جمع وتدوین

محمود خارانی

ظلم وبربریت

خطیب بلوچستان، حضرت مولانا محمد یوسف کبدانی رحمہ اللہ
(متوفی 2018)

مختلف تقاریر کے ضمن میں ظلم کے بارے میں کی گئی گفتگو پر مشتمل چند اقتباسات کا مجموعہ

جمع وتدوین
محمود خارانی

ناشر
جامعۃ العلوم الاسلامیہ
دالبندین، ضلع چاغی، بلوچستان، رابطہ نمبر: 03343637312

فہرست عنوانات

حرفِ آغاز

استاد محترم، خطیبِ بلوچستان حضرت مولانا محمد یوسف کبدانی قُدِّس سرُّہٗ کی خطابت میں ظلم و جبر اور تشدد کی مذمت کا پہلو ایک نمایاں باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ ظلم و استبداد کے خلاف ایک توانا آواز اور شمشیرِ برہنہ تھے۔ انسانی حقوق کی پامالی پر آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت پُرزور، مدلّل اور غیر مبہم انداز میں گفتگو فرمایا کرتے، جو آپ کی علمی شناخت کا خاصہ بن چکی تھی۔ حق گوئی، بے باکی اور صاف گوئی میں آپ کسی لیت و لعل یا گول مول طرزِ بیان کے قائل نہ تھے۔ جو چنگاری دل میں سلگتی، وہی شعلہ بن کر زبان پر آجاتی۔ آپ کو "سلطانِ جابر" کے سامنے کلمۂ حق کہنے کی جُرئتِ رندانہ حاصل تھی۔ انسانیت سوز مظالم کے خلاف آپ ہر وقت شمشیرِ برہنہ کی طرح میدانِ عمل میں دکھائی دیتے۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ آپ کی عالمانہ اور خطیبانہ جدوجہد صرف امتِ مسلمہ کی عالمی مظلومیت تک محدود نہ تھی، بلکہ آپ نے اپنے وطن و معاشرے کے ہرپسے ہوئے طبقے، مظلوم فرد اور محروم انسان کے لیے بھی آواز اٹھانا اپنا علمی، دینی، سماجی اور اخلاقی فریضہ سمجھا۔

یوں، ظلم و بربریت کے خلاف مؤثر اور بے لاگ صدائے احتجاج آپ کی خطابت کی ان امتیازی خصوصیات میں شامل ہو گئی، جنہوں نے آپ کو روایتی خطباء سے ممتاز کیا۔ آپ نہ صرف فضائل کے بیان پر اکتفا کرتے، نہ محیرّ العقول داستان گوئی سے دلچسپی رکھتے، بلکہ عقائد و معاملات کے ساتھ ساتھ معاشرے کے سلگتے مسائل پر بھی بروقت اور جاندار گفتگو آپ کی تقاریر کا لازمی حصہ ہوتی تھی۔

زیرِ نظر رسالہ "ظلم و بربریت "اسی طرزِ خطابت کا آئینہ دار ہے، جس میں ایک مظلوم سماج کے درد کو استاد محترم رحمہ اللہ کی زبان سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔ یہاں ہمیں ہر مظلوم کے لیے ایک سوز بھری "صدائے یوسف "سنائی دیتی ہے۔ یہ اقتباسات آپ کی مختلف تقاریر سے ترتیب دیے گئے ہیں۔

دعا ہے کہ یہ رسالہ حضرت استاد محترم کے لیے ذخیرۂ آخرت بنے، اور عہدِ حاضر کے خطباء اور اہلِ علم کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ثابت ہو۔ علماء ربّانیین کی یہی پہچان ہے کہ وہ ظلم کے خلاف لب کشائی کرتے ہیں۔ خدا کرے یہ رسالہ فضلاء و خطباء کے لیے اس مشن میں مشعلِ راہ بن جائے۔ آمین۔

محمود خارانی

لیکچرر اسلامیات بی آر سی اوتھل

21 دسمبر 2023ء

ظالم اور بے وقوف حکمرانوں کا دور

نعمان ابن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے، اپنی آرام گاہ سے باہر نکلا تھا، اپنی نظر آسمان کی طرف بلند کی، پھر سر نیچے کیا، ہمیں لگا کہ کوئی حادثہ آسمان میں پیش آیا ہو گا، اسی طرح کی ایک اور روایت میں کعب بن عجرۃ کہتے ہیں :

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ، فَقَالَ: «إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ

(سنن نسائی-حدیث 4212)

یعنی رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نو ساتھی تھے، آپ نے فرمایا: ”میرے بعد کچھ ایسے امیر ہوں گے کہ جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ اس سے میرا کوئی تعلق ہے۔ اور اسے میرے پاس حوض کوثر پر آنا نصیب نہیں ہو گا۔ اور جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم میں ان کا ساتھ

نہ دے، وہ مجھ سے تعلق رکھتا ہے اور میں اس سے تعلق رکھتا ہوں اور وہ لازماً میرے پاس حوض کوثر پر آئے گا۔"

حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے نبی صلّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ نے کعب بن عجرۃ سے فرمایا:

أعاذكَ اللهُ من إمارةِ السفهاءِ قال: وما إمارةُ السفهاءِ؟ قال: أمراءُ يكونون بعدي لا يهتدون بهديي ولا يستنون بسنتي فمن صدقهم بكذبِهم وأعانهم على ظلمِهم فأولئك ليسوا مني ولستُ منه ولا يردونَ عليَّ حوضي۔

الراوي: جابر بن عبد الله | المحدث: الدمياطي | المصدر: المتجر الرابح

الصفحة أو الرقم: 321 | خلاصة حكم المحدث: رجاله رجال الصحيح

(سنن نسائی رقم الحدیث / 4212)

یعنی اللہ تعالی آپ کو پناہ دے بیوقوف لوگوں کی سربراہی اور حکومت سے۔ مطلب یہ کہ آپ کو اللہ پناہ دے اس دور کے آنے سے، جب بیوقوف اور بے عقل لوگ حکمران بن جاتے ہیں۔

اس نے پوچھا کہ بیوقوف لوگوں کی حکومت اور سربراہی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ ایسے سربراہ اور حکمران میرے بعد آئیں گے کہ میرے ہدایت والے راستے اور طریقے پر نہیں ہوں گے اور مجھ محمد کی سنت اور طریقے پر نہیں چلیں گے، جس نے ان

کے جھوٹ کی تصدیق کی، ان کے ناجائز ظلم پر ان کا ساتھ دیکر مدد کی، تو وہ مجھ سے نہیں، میں ان سے نہیں ہوں اور میرے حوض کوثر پر انہیں حاضری بھی نصیب نہیں ہو گی۔

ظالم حکمرانوں کی حمایت وتعریف

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" إذا مدح الفاسق غضب الرب تعالى ، واهتزله العرش "

(رواہ البیھقی فی شعب الایما ن. مشکوۃ رقم الحدیث / 4859)

کہ اگر کسی نے فاسق وظالم کا نام اچھے انداز میں کسی مجلس میں لیا، تو اللہ تعالی کو اتنا شدید غصہ آئے گا کہ اس کا عرش لرزنے لگے گا کہ تم نے اس ظالم کا نام ہی کیوں اچھے انداز میں لے لیا۔ یہ تو ظالم ہے،

نافرمان ہے،

جھوٹا ہے،

منافق ہے،

بے ایمان ہے،

تم نے مجلس میں اس کا نام اچھے انداز میں لیا، تو اللہ تعالی کا عرش جنبش میں آ گیا،
کیا صرف اسی لیے کہ دنیا مہلت کی جگہ ہے تم لوگ مغرور ہو گئے ہو اور اپنے ہوش کو
سنبھال نہیں پا رہے ہو، ایک دن قبر میں بھی تو جانا ہے۔

ظالم کے کپڑے سلائی کرنے والا درزی بھی ظالم

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی اپنے دور کے بہت بڑے ولی اللہ اور بزرگ ہیں،
اس آیت :
وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ
(سورہ ھود / 113)
پر وعظ فرما رہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی پیش فرمایا کہ :
"قیامت میں ظالم کو پیش کیا جائے گا، اس کے مددگار کو بلایا جائے گا، تائید کرنے
والے کو بھی پیش کیا جائے گا، ان سب کو ایک آہنی صندوق میں بند کر کے جہنم کے
بالکل وسط و درمیان میں پھینک دیے جائیں گے۔

یہ سن کر ایک درزی کھڑا ہوتا ہے، سوال کرتا ہے کہ حضرت! ظالم لوگ مجھ سے اپنے کپڑے سلواتے ہیں، میں اپنی مزدوری لیتا ہوں، یہی میرا کام ہے، کیا میں بھی ظالم کی مددگاروں میں شمار ہو جاؤں گا؟

فرمایا کہ ظالم تو تم خود ہو، رہ گیا ظالم کا مددگار، وہ تو وہی دکاندار ہے جس نے یہ سوئی تمہیں سلائی کے لیے بیچی ہے۔

ججوں کے ظالمانہ فیصلے اور علماء کی خاموشی

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

(سورہ ھود / 113)

یعنی محبت کے ساتھ آنکھ کے کنارے سے بھی ظالم کی طرف نہ دیکھو، چہ جائے کہ تم اسے پیسہ دیتے ہو کہ جا کر کیس لڑو، چہ جائے کہ تم عدالتوں میں جا کر اس کے لیے جھوٹی گواہیاں دیتے ہو کہ تمہارا کیس مضبوط ہے۔

حرام خور جج پیسوں کو دیکھ کر فیصلہ دیتا ہے، اسے اللہ نظر نہیں آتا،

فیصلہ کنندہ خدا کے قرآن کو نہیں دیکھتا،

اللہ کی قدرت کو نہیں دیکھتا،

اللہ کی ذات کو نہیں دیکھتا،

اللہ کی طاقت کو نہیں دیکھتا،

اللہ کی گرفت کو نہیں دیکھتا،

اللہ کے عذاب کو نہیں دیکھتا،

وہ صرف پیٹ کو دیکھ کر فیصلہ کرتا ہے۔

خدا کی ذات کی قسم! کیا حال ہے ملک میں کس طرح کے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، کبھی کبھی اللہ تعالیٰ ہم جیسے ملاؤں کو بھی جیل میں بھجواتا ہے، تاکہ جا کر دیکھ لیں کہ کیا ہو رہا ہے، اس کے باوجود تم لوگ گنگ ہو، کچھ بولتے نہیں۔

جیل خانوں میں انسانیت سوز مظالم

اے مسلمانو!

توجہ کرو، ہم جیسے لوگ تو اپنی بات عوام اور مجمع تک پہنچا سکتے ہیں،

اللہ نے زبان دی ہے،

جرات دی ہے،

آپ کے سامنے اپنی بات رکھ سکتے ہیں،
چوک چوراہوں پر بھی اپنی فریاد کر سکتے ہیں،
میر و معتبر کو بھی آمنے سامنے اپنی بات کہہ سکتے ہیں،
اس کے باوجود ہمارے ساتھ کتنا ناجائز ہوتا ہے۔
تو جو مسکین اپنی بات کسی کے سامنے کہنے کی پوزیشن میں نہیں، تمہیں معلوم ہے کہ ادھر جیل میں ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے،
اس کی فریاد کوئی سن ہی نہیں پاتا،
وہ اپنی بات کسی فورم تک پہنچا نہیں سکتا،
اس کی رسائی کہیں نہیں ہے،
تو تمہیں پتہ ہے کہ اس کا کیا حال ہو گا جیل میں؟ اس صورتحال میں اللہ کا قہر و غضب نہیں آئے گا تو کیا آئے گا؟
تم اپنے بنگلوں میں شکم سیر بیٹھے ہوئے ہو، ملاجان بھی خوش ہے کہ لوگ مجھے واجہ واجہ بولتے ہیں، میرے مقتدیوں کی تعداد زیادہ ہو رہی ہے،
کیا مظلوموں کے حقوق کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا۔
یہ اللہ کا قرآن ہے، مذاق و مسخرہ نہیں ہے،
اللہ تعالی فرماتے ہیں:

وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ

(سورہ ھود / 11)

یہ بات کہ تم ظالم کے ساتھ ہو جاؤ،

اس کی مدد کرو،

اس کی پارٹی بڑھاؤ،

اس کے لیے گواہی دو، قربانی دو،

نہیں نہیں!

بلکہ اگر تم نے صرف اپنی آنکھ کے کنارے سے دل کے میلان اور محبت سے یوں دیکھ لیا ظالم کی طرف، تو تیرے لیے جہنم کے عذاب کا فیصلہ ہو چکا۔

پولیس کے مظالم: ایک SP کا سچا واقعہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صِنْفَان من أهل النار لم أَرَهُمَا: قوم معهم سِيَاط كَأَذْنَابِ البَقَر يضربون بها الناس،

(صحیح مسلم)

یعنی دو پارٹی ہیں، دو گروپ ہیں، دو قوم ہیں، جو جہنمی ہیں، لیکن یہ قیامت کے دن ظاہر ہوں گے، آج میں انہیں نہیں دیکھ رہا۔

پہلا گروپ یہ ہے کہ جن کے ساتھ کوڑا چابک ہوں گے، گائے کی دم کی طرح، لوگوں کو ان کے ساتھ ماریں گے۔

آج کل ایسے لوگ ہیں کہ نہیں؟ یہ پولیس والوں کو دیکھا نہیں؟ جاؤ تھانے میں کیسے چابک رکھے ہوئے ہیں، کیسے کوڑے ہیں، جن سے لوگوں کو مارتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ یہ لوگ جہنمی ہیں جو زور وزبردستی لوگوں سے جرم کا اعتراف کروالیتے ہیں، جو اصل میں گنہگار نہیں ہے، مجرم نہیں ہے؛

اپنے پیسے کی خاطر لوگوں کو رات گئے مارنا شروع کر دیتے ہیں، اگر مجرم ہو تو ویسے مجرم، اگر مجرم نہیں ہے تو بھی اسے مار مار کر مجرم بناڈالتے ہیں۔ اسی وجہ سے لوگ اپنی زندگیوں سے تنگ ہیں۔

جیسا کہ گزشتہ جمعہ عرض کیا تھا کہ پولیس نے ایک شخص کو بہت مارا تھا، جو تاب نہ لا کر مر گیا، روز یہی ہوتا ہے کہ ایک غریب و مسکین کو پکڑ کر زبردستی کے ساتھ خوب مارا پیٹا کہ جرم کا اعتراف کرلے۔

یہی کوڑا اور چابک ہے اسے مجبور کر رہے ہیں کہ تم مان لو کہ تم نے چوری کی ہے، آخر بیچارہ اتنے کوڑے چابک کھانے کے بعد مجبور ہے کہ مان لے۔

ایک SP ایس پی نے خود مجھ سے بات کی کہ ہمارے تھانوں میں ایسے ظالمانہ طریقوں کا عام رواج ہے، چنانچہ ایک دفعہ تھانے میں ایسا ہی ایک شخص تھا کہ شکل دیکھو تو ملا مولوی کی شکل کا ہے، صوفی نمازی ہے، نماز قضا نہیں ہوتی، مگر پولیس تھانہ میں اقرار کر بیٹھا ہے کہ میں نے چوری کر لیا ہے۔

ایس پی کہتا ہے کہ میں نے تعجب کیا کہ ایسا بندہ اور چوری !

لہذا آکر ان سے پوچھ لیا کہ تمہاری شکل تو ملا اور صوفی کی ہے، لباس ملا کا ہے، اعمال تو نیکوکاروں کے ہیں، لیکن اپنا دھندا دیکھو کیا کر رہے ہو؟

اس شخص نے کہا کہ: کیا ہے میرا دھندا؟

میں نے کہا: چوری؛

کہنے لگا: میں نے چوری تو نہیں کی ہے۔ میں نے کہا: تم نے خود اقرار نامے میں دستخط کی ہے۔

کہنے لگا: میری پیٹھ دیکھو، کوڑے کے لگے زخموں کو ذرا دیکھ، کیا حال کر دیا ہے میرا تیری پولیس نے، جرم نہ مانوں تو کیا کروں، پولیس تو مار مار کر مجھے قتل کر ڈالے گی۔

ایس پی کہتا ہے کہ پھر میں نے اپنے طور پر تحقیقات شروع کی، پتہ چلا کہ یہ بیچارہ تو واقعی بے قصور ہے، کوئی چور نہیں ہے۔

اصل میں قصہ یہ ہوا ہے کہ پولیس نے تھانے میں ایک ملزم پر شدید تشدد کیا تھا کہ جرم کا اقرار کر لے، لیکن غلطی سے وہ مر گیا، اب پولیس کو ڈر لگا کہ ہم پر اس کے خون کا کیس لگے گا، تو اس غریب اور دیندار بندے کو پکڑ کر تھانے میں لایا، تاکہ چوری کا اعتراف اس سے کروالیں اور اخبار میں بیان لگوادیں کہ پولیس مقابلے میں ایک ڈاکو مارا گیا اور اس کا ایک ساتھی گرفتار ہو گیا جس نے چوری کا اعتراف کر لیا ہے۔

اندازہ کرو یہ حال ہے ہمارے تھانوں کا اور پولیس کے ظلم کا۔

خواتین پر ظلم

خیر ! امریکہ تو بے غیرت ہے، مگر ہم اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ ہمارے گھروں میں کیا ہو رہا ہے؟ ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں، ایک بیٹا ہے ایک بیٹی، میراث پر بیٹے نے قبضہ کر رکھا ہے، بیٹی کو نہیں دے رہا، بیٹی مقابلے میں تو کمزور ہے، لہذا یہ کمزور کا حق ہڑپ کر لیتا ہے۔

یہ بلوچوں کی سوچ ہے کہ عورت کو کیا حق ہے، کچھ لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ " زالبول پادے گندل انت " یعنی عورت پاؤں کی جوتی ہے، جب تک سلامت ہے، تو پہن کر چلتے رہو، جوں ہی پھٹ گئی اور بیکار ہو گئی، تو پھینک کر چلتے بنو،

کیا یہ آسمانی کتاب کا حکم ہے یا بلوچوں کی کتاب کا حکم ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ تم بھی انہی والدین کی اولاد ہو، وہ بیٹی بھی انہی کی اولاد ہے، تم جو میراث کا حق مانگ رہے ہو، کہاں سے طلب کر رہے ہو؟ اسی قرآن کی روشنی میں حق مانگ رہے ہو،

تو اس بیٹی کو بھی یہی قرآن حق دے رہا ہے،

حالانکہ تجھے پورا ایک حصہ دے رہا ہے، بیٹی کو صرف آدھا حصہ مل رہا ہے، مگر تیرا حرص اتنا زیادہ ہے کہ پورے حصے سے تیرا پیٹ بھرتا نہیں، اس کے آدھے حصے پر بھی ہاتھ ڈال رہے ہو۔

یتیموں پر ظلم

ہندو کے مذہب میں بھی جائز نہیں کہ کمزور کا حق مارا جائے، جو غیر مسلم ہیں ان سے پوچھو، وہ کمزور کے حق پر ہاتھ نہیں ڈالتے؛ تم مسلمان ہو، کلمہ گو ہو،

یہ تو بے غیرت کا کام ہے، کہ کمزور کے حق پر حملہ کرتا ہے؛

یتیم باپ والے کے مقابلے میں کمزور ہوتا ہے، اس کے حق پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے، ہمارے بلوچوں میں ایک عام رواج ہے۔

بہر حال ضعیف و کمزور لوگوں کا حق کھانا، انہیں ستانا، پریشان کرنا اللہ تعالی کے قہر و غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے، دعا کرو کہ اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو بچائے۔
ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اگر تم شفقت سے ایک یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو گے کچھ اور نہیں دے رہے ہو، اس ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے، اتنا ثواب لکھ دیا جائے گا۔
دیکھو! کتنی خوبی ہے اسلام میں، یہ جو کہا جاتا ہے کہ اسلام تنگ نظر مذہب ہے، تنگ نظر تم خود ہو، اسلام تنگ نظر نہیں ہے۔

بیوہ پر ظلم

بیوہ عورت کے ساتھ ظلم کا کیا انجام ہو گا، اس بارے میں علامہ رومی فرماتے ہیں کہ:

چراغے کہ بیوہ زنے بر فروخت
بسے دیدہ باشی کہ شہرے بسوخت

ایک بے بس بیوہ ہے کہ جس کے ساتھ آپ بطور میر صاحب، خان صاحب اور ملک صاحب ظلم کر رہے ہو؛ رات کو اس کی آہ سرد نکلتی ہے، یہ آہ سرد ایک چراغ کے آگ کی طرح ہے۔

جس طرح ایک چراغ کی آگ کسی چیز کو جلا ڈالتی ہے، اسی طرح اس بیوہ کی آہ سرد ملک کو مشرق سے لے کر مغرب تک برباد کر دیتی ہے،

سب کچھ تباہ کر دے گی،

گاؤں کا گاؤں جل جائے گا،

شہر کا شہر تباہ ہو جائے گا،

صوبہ برباد ہو جائے گا،

پورا ملک برباد ہو جائے گا۔

لیکن یہ ایک ایسی بیوقوف قوم ہے جو اللہ کے عذاب کو عذاب ہی نہیں جانتی۔

ہمسایہ کے ساتھ ظلم

ارے تم اپنی طاقت کے بل بوتے پر مظلوم کو رلاتے رہتے ہو،

مظلوم کی آہ سرد کو نکالا ہے،

یتیم بیوہ کی آہ سرد نکالی ہے، یہ ظلم ہے،

اپنے کمزور ہمسائے کو رنجیدہ کر دیا ہے یہ ظلم ہے،

دوسرے کے حقوق کھائے ہیں یہ ظلم ہے؛

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایماندار نہیں ہے، ایماندار نہیں ہے، ایماندار نہیں ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ برباد ہو جائے وہ شخص جس کے بارے میں آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے ہیں کہ وہ ایماندار نہیں ہے۔

من ہو، وہ کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ہے جس کے ہمسائے اس کے ظلم سے امن میں نہ ہوں۔

ایک ہمسایہ مال میں، دولت میں، قومیت میں، طاقت میں، عہدے میں اور چالاکی میں دوسرے سے زیادہ ہے، لہذا کمزور کو خطرہ ہے کہ وہ مجھ سے طاقتور ہے، ایسا نہ ہو کہ

میری عزت پر حملہ کرے،

میرے مال پر حملہ کرے،

میری جان پر حملہ کرے،

الغرض یہ ہمسایہ اس سے امن میں نہ ہو تو ایسے ظالم ہمسائے کے بارے میں تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایماندار نہیں ہے۔

اسی سلسلے میں اللہ تعالی نے فرمایا :

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ ملاوٹ نہ کی، یعنی کسی بھی قسم کا ظلم نہیں کیا، یہی ہیں وہ لوگ جن کے لیے اللہ نے امن کا فیصلہ کیا ہے یہی ہیں ہدایت یافتہ لوگ۔

بلی جیسی جانور پر ظلم کا انجام

حدیث میں آتا ہے کہ ایک عورت بڑی عبادت گزار تھی، ولی اللہ اور بزرگ تھی، ایک دن اس کے گھر میں بلی اس کا دودھ گرا دیتی ہے اور ایک روایت کے مطابق دودھ کو پی لیتی ہے، اس خاتون کے دل میں یہ بات آجاتی ہے کہ میں ایک ولی اللہ ہوں،

بزرگ و حیثیت والی ہوں،

عبادت گزار ہوں،

بلی کی کیا مجال کہ میرے دودھ کو گرا دے یا پی لے۔

وہ بلی کو تین دن تک ایک مکان میں بند کر دیتی ہے، بلی کی میاؤں میاؤں کی آواز آتی رہتی ہے، نہ اسے پانی پلاتی ہے نہ خوراک، اور نہ آزاد چھوڑ دیتی ہے کہ باہر نکل کر خود کچھ چن لے اور کھالے، نتیجہ یہ کہ بلی مر جاتی ہے۔

اللہ تعالی کو غصہ آجاتا ہے کہ تم نے اپنی عبادت پر فخر کیا، میرے ایک ضعیف مخلوق کو تم نے سزا دے دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عورت کی صورت مثالی دکھائی جاتی ہے کہ اس عورت کی سالہاسال کی عبادت برباد ہوگئی ہے، صرف اسی ایک بلی کو مار ڈالنے کی وجہ سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ منظر دکھایا جائے گا کہ دوزخ کے اندر یہی بلی اس عورت کو نوچ نوچ کر کھا رہی ہے۔

فہرستِ تالیفات

خطیب بلوچستان حضرت مولانا محمد یوسف کبدانی رحمہ اللہ

(1)۔۔۔ گاؤں میں جمعہ کی شرعی حیثیت۔۔۔۔۔۔۔(مطبوعہ)
(2)۔۔۔ سبیل النجاۃ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مطبوعہ)
(3)۔۔۔توشہ قیامت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(pdf غیر مطبوعہ)
(4)۔۔۔ ظلم وبربریت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (pdf) غیر مطبوعہ)
(5)۔۔۔صدائے یوسف۔۔۔۔۔۔(دوحصے) (غیر مطبوعہ)
(6)۔۔۔ تحفہ علماء ومدارس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(غیر مطبوعہ)
(7)۔۔۔ تحفہ خواتین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(غیر مطبوعہ)
(8)۔۔۔شہید کربلا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(غیر مطبوعہ)
(9)۔۔۔علامات قیامت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(غیر مطبوعہ)
(10)۔۔۔خطبات یوسفی (جلد اول) ۔۔۔۔۔۔۔ (زیر ترتیب)